غزلیں

عبدالحیٔ پیام انصاری

○

مرے سفر میں تو کوئی پڑاؤ ہے ہی نہیں
مری نسوں میں تھکن کا کھنچاؤ ہے ہی نہیں

پرانی قدروں کو بچے نہیں سنبھال سکے
ہمارے وقت کا وہ رکھ رکھاؤ ہے ہی نہیں

زہے نصیب میسّر ہے التفات ترا
ہمارے ذہن میں کوئی تناؤ ہے ہی نہیں

جو اس میں اُترے گا وہ ڈوب کر فنا ہوگا
یہ بحرِ عشق ہے یاں کوئی ناؤ ہے ہی نہیں

وہ ابر برسے گا کب کشت آرزو پہ مرے
مری طرف کوئی اس کا جھکاؤ ہے ہی نہیں

یہ دے رہا ہے صدا میکدے سے کون مجھے
مجھے تو جام و سبو سے لگاؤ ہے ہی نہیں

لگیں گی کیسے کنارے یہ کشتیاں لوگو!
یہ وہ ندی ہے کہ جس میں بہاؤ ہے ہی نہیں

پیام غم کبھی آزار جاں رہا نہ مجھے
اسی لیے تو مرے دل میں گھاؤ ہے ہی نہیں

پیرولی بازار، کھاجنی، گورکھپور (یوپی)

حسن منصور

○

کیا جئیں ہم ان دنوں، جب زندگی مشکل میں ہے
نفرتوں کے دور میں اب ہر خوشی مشکل میں ہے

شاہراہوں پہ ہیں قاتل کوچہ کوچہ راہزن
راستے حیراں پریشاں ہر گلی مشکل میں ہے

باغ دل کا ذکر ہم کسی سے کریں، کیسے کریں
پھول تو مرجھا چکے یاں ہر کلی مشکل میں ہے

چاند تھر تھر کانپتا ہے رات کے پچھلے پہر
چان کو کیا ہوگیا، جو چاندنی مشکل میں ہے

اے حسنؔ تم جان لو انسان وحشی ہوگیا
جنگ و قتل و خون سے اب زندگی مشکل میں ہے

ڈاک بنگلہ روڈ، پٹنہ۔ 800001 (بہار)